اُمِّ لیلیٰ نے کہا تشنہ دہن کچھ تو کہو

دیکھ تو بالی سکینہؑ ہیں پریشاں مرے لال
غش کے عالم میں پڑی ہیں پھوپھی اماں مرے لال
آنکھیں تو کھولو تڑپتی ہے تری ماں مرے لال
بیٹا تنہا ہیں شہنشاہِ زمن کچھ تو کہو

بھائی سجادؑ ہے بیمار سنبھالو اکبرؑ
شمر سے بالی سکینہؑ کو بچالو اکبرؑ
اپنے اصغرؑ کو تو سینے سے لگالو اکبرؑ
کیا بندھے گی مرے ہاتھوں میں رسن کچھ تو کہو

میرا ارمان تھا سہرا ترا دیکھوں اکبرؑ
بس ترے بیاہ کے ارمان نکالوں اکبرؑ
پہلے صغریٰ کو مدینے سے بلا لوں اکبرؑ
پھر بڑے شوق سے لاؤں گی دلہن کچھ تو کہو

سنتی ہوں صغریٰ کا خط آیا ہے اُٹھو بیٹا

اس نے جلدی تمہیں بلوایا ہے اٹھو بیٹا
کرتا تیرے لئے بھجوایا ہے اٹھو بیٹا
دیکھو مر جائے گی بیمار بہن کچھ تو کہو"

تیرے سینے میں یہ برچھی کا جو پھل ٹوٹا ہے
میری قسمت مرے خوابوں کا محل ٹوٹا ہے
تیرے بابا پہ تو اک کوہِ اجل ٹوٹا ہے
اتنے خاموش ہیں کیوں شاہِ زمن کچھ تو کہو

اب ترے خون کی مہندی میں لگا لوں سر میں
پھر اسی حال سے فریاد کروں محشر میں
پھل ترے سینے میں ہے زخم دلِ مادر میں
کیوں خزاں نذر ہوا میرا چمن تو کہو

لاش اکبرؑ پہ یہ سر پیٹ کے زینبؑ نے کہا
میری خدمت کا مجھے خوب دیا تم نے صلہ
میں نے تو عونؑ و محمدؑ بھی کئے تم پہ فدا
پھر بھی اجڑا مرے بھائیؑ کا چمن کچھ تو کہو

دیکھ عرفانؔ قیامت ہوئی مجلس میں بپا
شام سے آتی ہے زینبؑ کے تڑپنے کی صدا
پوری تنظیم حسینی ہوئی مصروفِ بکا"